38881 ـ کیا گھر سے دور مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے ؟

سوال

میرا خاوند دینی امور کا التزام کرتا ہے، اور اسے علم ہے کہ اذان سننے کی صورت میں مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے، ہمارے علاقے میں مسجد تقریبا ہمارے گھر سے دس منٹ کے پیدل فاصلہ پر ہے، لیکن ہر وقت اذان سنائی نہیں دیتی، کیونکہ ہمارا گھر مین اور بڑی شاہراہ پر واقع ہے اسی طرح اس ملك میں مسلمان اذان کی آواز بلند کرنے سے ڈرتے ہیں کہ عیسائی تنگ نہ ہوں.
میرا خاوند مسجد میں نماز ادا کرنے نہیں جاتا، لیکن اگر کوئی کام ہو تو پھر ۔ اور پھر امام کا طریقہ نماز بھی کچھ مختلف سا ہے جو میرے خاوند کو پسند نہیں ۔ مجھے اس سے بہت تنگی ہوتی ہے، اس لیے میری گزارش ہے کہ آپ اس کے اس علم کا حکم بتائیں کیونکہ مجھے اس کے گنہگار ہونے کا خدشہ ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مساجد میں نماز باجماعت ادا کرنا سب سے بڑا اور ظاہری اسلامی شعار ہے، اور یہ ہر بالغ اور استطاعت و قدرت رکھنے والے اوراذان سننے والے مرد پر واجب ہے، اس کے بہت دلائل ہیں، جن میں درج ذیل فرامین نبوی بھی ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے اذان سنی اور (نماز کے لیے) نہ آیا تو اس کی بغیر عذر کے نماز ہی نہیں "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (793) دار قطنی اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے بھی صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ:

" ایك نابینا شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مسجد تك لانے کے لیے کوئی شخص نہیں، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کی رخصت دے دی، اور جب وہ جانے کے لیے پلٹا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمانے لگے:

کیا تم نماز کے لیے اذان سنتے ہو ؟ تو اس نے جواب دیا: جی ہاں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر آیا کرو "

اس کے علاوہ بھی کئی ایک دلائل ہیں.

اذان سننے سے مقصود یہ ہے کہ: وہ بغیر لاؤڈ سپیکر کے ماحول اور فضا میں خاموشی کے وقت عام آواز سنتا ہو، اور سماعت میں کوئی چیز مانع نہ اس کے ساتھ یہ بھی خیال رکھا جائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مؤذن اذان اونچی اور بلند جگہ پر دیا کرتے تھے، مثلا مسجد کی چھت وغیرہ پر، اور اس وقت عمارتیں آواز کو منتشر کرنے کے قابل تھیں جس کی بنا پر اذان کی آواز اتنی مسافت تك پہنچتی تھی جو کم نہ ہوتی تھی.

تو اس بنا پر مذکورہ بالا اوصاف ہونے کی صورت میں دس منٹ کی پیدل مسافت تك تو اذان کی آواز پہنچ سکتی ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ مسافت تك.

اس بنا پر آپ کے خاوند کو یہ اسلامی شعائر مسجد میں ادا کرنا چاہیے جب تك اس میں کوئی شرعی مانع نہ ہو, آپ مزید تفصیل معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (20655) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور مسافت دور ہونے کی بنا پر نماز باجماعت انسان پر واجب نہیں رہتی کا معنی یہ نہیں کہ وہ کم ہمتی کا مظاہرہ کرے اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے بلند و عالی درجات اور اجروثواب حاصل نہ کرے، چنانچہ مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے میں کتنی ہی خیر ہے جو وہاں جا کر نماز ادا کرنے والا حاصل کرتا ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" نماز باجماعت اس کی اپنے گھر اور بازار میں نماز سے پچیس درجہ زیادہ ہے، اگر تم میں کوئی شخص اچھی طرح وضوء کر کے مسجد میں صرف نماز کے لیے آئے تو ہر قدم کے بدلے اللہ تعالی اس کا ایك درجہ بلند کرتا ہے اور اس کی ایك غلطی مٹاتا ہے، حتی کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے، اورجب مسجد میں داخل ہو تو وہ اس وقت تك نماز کی حالت میں رہتا ہے جب تك اسے (نماز) روکے رکھے، اور جب تك وہ نماز ادا کرنے والی جگہ پر بیٹھا رہتا ہےجب تك اس میں کوئی حدث یعنی وضوء نہ توڑے، فرشتے اس پر رحمت کی دعائیں کرتے ہوئے کہتے ہیں: اے اللہ اسے بخش دے، اس پر رحم کر "

صحیح بخاری حدیث نمبر (465) صحیح مسلم حدیث نمبر (649).

ہم میں کون ہے جو اپنے درجات بلند نہ کروانا چاہتا ہو، اور اپنی غلطیاں اور خطائیں نہ معاف کروائے ؟ اور اس کے لیے فرشتے بخشش طلب نہ کریں؟!

آپ کے خاوند کو چاہیے کہ وہ مسجد میں جاکر نماز باجماعت ادا کرے اور مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ کا باعث بننے کی کوشش کرے، اور اسے یہ ادراك ہونا چاہیے کہ مسلمانوں کا اپنے دین پر ثابت قدم رہنا ا ور اپنے دین کے شعارات کا احیاء کرنا ان کی بقا کے عوامل، اور ان کی پختگی اور دشمنوں پر نصرت و مدد کے عوامل میں شامل ہوتا ہے، بلکہ دین پر ثابت قدمی تو اس مؤثر دعوت اور دوسروں کے دلوں کو اپنی جانب جذب کرنے والی دعوت کی ایك قسم ہے.

ایسے ہی والد کو اپنے اہل وعیال اور اولاد کے لیے بہترین نمونہ اور قدوہ ہونا چاہیے، جب وہ اپنے والد کو مسجد جاتے دیکھیں گے ہی نہیں تو انہیں مسجد جانے کی عادت کیسے پڑے گی ؟

اللہ سبحانہ وتعالی نے مسجد آباد کرنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

اللہ تعالی کی مساجد کی آبادی اور رونق تو ان کے حصے میں آتی ہے جو اللہ تعالی پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہوں، نمازوں کے پابند ہوں، زکاۃ ادا کرتے ہوں، اللہ تعالی کے سوا کسی اور سے نہ ڈرتے ہوں، توقع ہے کہ یہی لوگ یقینا ہدایت یافتہ ہیں التوبۃ (18).

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ نماز باجماعت کی فضیلت تو اسے ہی حاصل ہوتی ہے جو صرف نماز کے لیے گھر سے نکلے، نہ کہ کسی اور کام کے لیے، اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا:

" وہ صرف نماز ادا کرنا چاہتا ہو"

جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث میں بیان ہو چکا ہے.

یہاں ایك اہم چیز کا ادراك ضروری ہے، وہ یہ کہ فقہاء کرام کی ایك جماعت نماز باجماعت کو واجب نہیں سمجھتی جیسا کہ فقہاء حنفیہ کا مذہب ہے، لیکن یہ مسلك احادیث کے خلاف ہے، اور یہ مسلك ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمانوں کو سخت حالات میں بھی بلقان، ترکی اور مشرقی یورپ وغیرہ کے علاقوں میں نماز باجماعت ادا کرنے اور اس کا التزام کرنے سے منع نہیں کرتا.

اور پھر معاملہ وجوب اور عدم وجوب کا نہیں، بلکہ یہ تو ایمانی قوت ہے جو انسان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے عمل کی متابعت کرنے پر ابھارتی ہے، اور صاحب ایمان جنت میں بلند درجات کے علاوہ کچھ حاصل کرنے کے بغیر راضی نہیں ہوتا.

صحابی کو مرض کی اس حالت میں لایا جاتا کہ اس نے دو آدمیوں کے کندھوں پر سہارا لیا ہوتا اور اسے لا کر صف

میں کھڑا کر دیا جاتا، حالانکہ اگر وہ جماعت سے پیچھے بھی رہ جاتا تو وہ معذور تھا، اسے ایسا کام کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا اور حرکت دی ؟ یقینا وہ قوت ایمان تھی.

چنانچہ صاحب ہمت وجوب کے متعلق دریافت نہیں کرتا، بلکہ وہ تو شعار، ہدایت، اور سنت و منہج تلاش کرتا ہے.

ابن مسعود رضی اللہ تعالی کہتے ہیں:

(جسے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ کل اللہ تعالی کو مسلمان ہو کر ملے تو اسے یہ نمازیں وہاں ادا کرنے کا التزام کرنا چاہیے جہاں اذان ہوتی ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے تمہاری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سنن الھدی مشروع کیں، اور یہ سنن الھدی میں سے ہیں، اگر اپنے گھر میں پیچھے رہنے والے شخص کی طرح تم بھی اپنے گھروں میں نماز ادا کرو تو تم نے اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دیا، اور اگر تم اپنے نبی کی سنت ترک کرو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے، جو شخص بھی اچھی طرح وضوء کر کے ان مساجد میں سے کسی ایک مسجد جائے تو ہر قدم کے بدلے اللہ تعالی ایک نیکی لکھتا اور ایک درجہ بلند کرتا، اور اس کی بنا پر ایک برائی کو مٹاتا ہے، ہم نے دیکھا کہ منافق جس کا نفاق معلوم ہوتا وہی اس سے پیچھے رہتا، ایک شخص کو لایا جاتا اور وہ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر آتا اور اسے صف میں کھڑا کر دیا جاتا)

صحیح مسلم حدیث نمبر (654).

ہم نے اذان سننے کے مسئلہ میں کچھ بیان کیا ہے وہ فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی کا فتوی ہے، ان سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ایک شخص مسجد سے دور رہائش پذیر ہے، اور نماز کے لیے مسجد جانے کے لیے اسے گاڑی استعمال کرنا پڑتی ہے، اگر پیدل جائے تو بعض اوقات نماز نکل جاتی ہے، اسے اذان لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سنائی دیتی ہے، تو کیا اگر وہ گھر میں یا پھر دو تین پڑوسیوں کے ساتھ مل کر کسی کے گھر میں نماز ادا کرے تو اس میں کوئی حرج ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

(اگر آپ ماحول اور فضاء میں خاموشی کے وقت جبکہ سماعت میں کوئی چیز مانع نہ ہو عادی آواز میں بغیر لاؤڈ سپیکر کے اذان سنتے ہیں تو پھر آپ کو اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ مسجد میں نماز ادا کرنا واجب ہے.

اور اگر آپ دور ہیں اور لاؤڈ سپیکر کے بغیر اذان نہیں سنتے تو اپنے گھر یا پڑوسیوں کے ساتھ مل کر نماز ادا کرنا جائز ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جب نابیان صحابی نے اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کی اجازت مانگی تو آپ نے اسے فرمایا تھا:

" کیا تم نماز کے لیے دی جانے والی اذان سنتے ہو ؟

تو اس نے جواب دیا: جی ہاں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر اسے قبول کرو اور آیا کرو"

اسے امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے.

اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے اذان سنی اور وہ نماز کے لیے نہ آیا تو اس کی بغیر عذر نماز نہیں "

اسے ابن ماجہ دار قطنی ابن حبان اور حاکم نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

اور جب آپ اذان سن کر مؤذن کی اذان کو قبول کریں چاہیں آپ دور ہی کیوں نہ ہوں، اور مسجد جانے کے لیے پیدل یا پھر گاڑی کے ذریعہ مشقت اٹھائیں تو آپ کے لیے یہ بہتر اور افضل ہے، اللہ تعالی آپ کے مسجد جانے اور واپس آنے میں قدموں کے آثار کے بدلے حسب اخلاص اور نیت نیکیاں لکھیں گے؛ کیونکہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے مسجد سے دور رہائش پذیر شخص جس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز نہیں رہتی تھی جب اسے کہا گیا کہ اگر تم گدھا خرید لو جس پر اندھیری رات اور دن کی گرمی میں سوار ہو کر جایا کرو ؟ تو اس نے جواب دیا: میں پسند نہیں کرتا کہ میرا گھر مسجد کے قریب ہو، بلکہ میں پسند کرتا ہوں کہ میرا چلنا اور واپس اپنے اہل وعیال میں آنا سب کچھ لکھا جائے تو اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یقینا اللہ تعالی نے یہ سب کچھ تیرے لیے جمع کر دیا ہے "

اسے امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے. انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (12 / 36).

واللہ اعلم .